مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضل خدا اچھی ہے۔ حضور تمام نمازیں خود پڑھاتے ہیں۔

خاندان نبوت و خلافت اولیٰ ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت ہے۔

مورخہ ۷ جنوری دو لیڈیاں۔ جو ڈنمارک کی رہنے والی ہیں۔ اور ہندوستان میں سیاحت کے لئے آئی ہوئی ہیں دین اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق و تفتیش کے واسطے دار الامان میں تشریف لائیں۔ اور چند روز تک یہیں قیام رکھیں گی۔ ایک کا نام ڈاکٹر کانز ند ہے۔ اور دوسری کا نام مس پالی ہے ٭

نظم

ندائے احمدیت

احباب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی جادو بیانی اور آپ کے مؤثر کلام کا الفضل کے ذریعے اکثر حظ اٹھاتے رہتے ہیں۔ آپ نے ایک تازہ نظم الفضل کے لئے عنایت فرمائی ہے۔ امید ہے کہ احباب اس سے بھی ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ کیونکہ اس میں آپ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں جماعت کے جذبات کو خدمت دین کے لئے ابھارا ہے۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

درکار ہیں کچھ ایسے جوانمرد - کہ جن کی | فطرت میں ودیعت ہو محبت کا شرارا
بے عشق نہیں حسن کے بازار میں رونق | وہ اس کا طلبگار - تو یہ اس کا سہارا
آئیں وہ ادھر - رکھ کے ہتھیلی پہ سر اپنا | "لبیک"! کہ دلبر نے ہے عاشق کو پکارا
ہر ایک میں ہو عزم وہ ثابت قدمی کا | جھجکا نہ ہو خطرے سے - نہ ہمت کبھی ہارا
پروا نہ ہو ذرہ بھی محبت کے نشے میں | شمشیر ہو گردن پہ - کہ ہو فرق پہ آرا

اِک آگ ہو سینے میں نہاں کام کی خاطر | ہر رنگ نیا۔ بات کا ہر ڈھنگ نیارا
فرہاد کے اور قیس کے قصّوں کو بھلا دیں | دکھلا کے جنوں اور محبت کا نظارا
بے زر ہوں۔ پہ ہو جائیں وہ امریکہ روانہ | بے پر ہوں۔ تو پیدل ہی پہنچ جائیں بخارا
سامان کے محتاج۔ نہ آفات سے خائف | گر زاد نہ ہو۔ کر سکیں پتوں پہ گذارا
برپا ہو قیامت جو وہ تبلیغ کو نکلیں | عفت ہو جو بیدا غ۔ تو اخلاق دل آرا
اموال کمائیں۔ تو کریں نذرِ "اشاعت" | املاک بنائیں تو کریں وقفِ خدارا
بس ایک ہی دُھن ہو کہ کریں خود کو تصدق | راضی ہو کسی طرح سے محبوب ہمارا
وہ دین جو محتاج ہے خدمت کا ہماری | ہو جائے۔ اگر ہو سکے۔ اس کا کوئی چارا
قُربان ہو ہر چیز اسی بات کی خاطر | اسلام کا اونچا ہو زمانہ میں منارا
اب عشقِ مجازی کی نمائش کو ہٹا کر | ہم عشقِ حقیقی کا دکھائیں گے نظارا

عُمریست کہ آوازۂ منصور کہن شُد،
من از سرِ نو جلوہ دہم صدق و وفا را

تبلیغ اقوام ہند

فتنۂ ارتداد کی روک تھام کے لئے غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کے لئے مجاہدین فی سبیل اللہ مہیا کرنے کے لئے احباب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً تحریک کی جاتی رہی ہے۔ اسی سلسلہ تحریک میں سالانہ جلسہ پر مختلف جماعتوں کی طرف سے مندرجہ ذیل وعدے ہوئے ہیں :۔

(۱) ماسٹر غلام نبی صاحب گوجرانوالہ	تین ماہ کے لئے ایک مبلغ
(۲) شیخ اللہ جوایا صاحب۔ آگرہ	" " " "
(۳) محمد افضل خان صاحب۔ وزیرستان	" " " "
(۴) سید لعل شاہ صاحب۔ شیخوپورہ	" " " "
(۵) جماعت احمدیہ۔ بھاگل پور	" " " "
(۶) قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ امرتسر	چھ ماہ کے لئے ایک مبلغ
(۷) مولوی عبد القیوم صاحب بی اے ایل ایل بی نوشہرہ	" " " "
(۸) جماعت احمدیہ ۔ مانسہرہ	آٹھ ماہ کے لئے ایک مبلغ
(۹) چودہری عبد اللہ خان ولد نواب خان صاحب قلعہ صوبا سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ	تین ماہ کے لئے ایک مبلغ
(۱۰) جماعت احمدیہ ۔ اکھنور	" " " "
(۱۱) جماعت احمدیہ ۔ روہڑی	" " " "
(۱۲) جماعت احمدیہ ۔ فیروز پور	ایک سال کے لئے ایک مبلغ
(۱۳) ڈاکٹر شیخ الدین صاحب۔ پشاور	تین ماہ کے لئے ایک مبلغ
(۱۴) چودہری مولا بخش صاحب، لدھیکے ادھنچے	" " " "

(۱۵) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب۔ سکندرآباد۔ حیدرآباد دکن۔ ایک سال کے لئے ایک

(۱۶) نمبر ۱۶ ایسا پانچ دوستوں نے ایک سال کے لئے اپنی خدمات کو اپنے خرچ پر پیش کیا ہے۔ چونکہ ان سے ایک خاص کام لینا ہے۔ اس لئے فی الحال ان دوستوں کے نام کا اظہار خلافِ مصلحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔

دیگر جماعتوں اور دوستوں کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ جلدی اپنی طاقت اور تعداد کے مطابق دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ کہ سال رواں میں وہ کس قدر مجاہدین فی سبیل اللہ پیش کر سکتے ہیں۔ نیز جو دوست اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اس بات کو کافی نہ سمجھ لیں بلکہ دوسرے لوگوں میں خدمات پیش کرنے کے لئے تحریک کرتے رہیں۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے اجر کو دن دُگنا اور رات چوگنا بڑھاتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ نیکی کی تحریک کرنے والے کو اسی قدر ثواب ہوتا ہے۔ جس قدر کہ نیک کام کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے۔

خاکسار:۔ فتح محمد سیال۔ ناظر انسداد فتنہ ارتداد۔ قادیان دارالامان

اطلاع

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے ہمراہیان سفر کی وہ فلم جو آپ کے برائٹن جانے پر سینما والوں نے لی۔ آجکل لاہور کے سینما میں دکھائی جا رہی ہے۔

اطلاع

سکرٹریان تعلیم و تربیت و جماعتہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مرزا برکت علی صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت تعلیمی درسگاہوں اور مدارس کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ پر اس ہفتہ میں آنے والے ہیں۔ اس دورہ میں وہ امتحان لینگے۔ کہ آیا احباب کلمہ شریف و نماز باترجمہ سیکھ رہے ہیں یا نہیں۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ۔ ناظر تعلیم و تربیت ۔ قادیان

احکام القرآن

مکرمی جناب حکیم محمد الدین صاحب ساکن گوجرانوالہ نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کی تقطیع ۱۸×۲۲/۸ اور صفحات ۲۲۸ ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی اچھا ہے۔ اس کتاب میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قرآن پر اپنی قلم سے جن احکامات پر نمبر دیکر نوٹ فرمائے تھے۔ انکو حکیم صاحب موصوف نے جو حضرت مسیح موعود کے پُرانے مخلصین میں سے ہیں۔ کتابی صورت میں ترتیب وار شائع کیا ہے۔ اس کا مطالعہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ بطور کتاب نہ بطور تلاوت قرآن بہت مفید ہے۔ قیمت عمر ہے۔

وی پی آتے ہیں!

ان خریداران الفضل کو جن کی قیمت ماہ دسمبر یا جنوری میں ختم ہوتی ہے۔ اطلاع ہو کہ ۱۷ جنوری کا الفضل ان سب کے نام وی پی کیا جائیگا۔ شروع جنوری میں اس اُمید پر وی پی نہ کئے گئے کہ جلسہ سالانہ پر اُمید تھی۔ سب احباب دستی قیمت داخل کرا دینگے۔ مگر اکثر دوست توجہ نہیں فرما سکے۔ اسلئے اب مجبوراً بذریعہ وی پی قیمت وصول کرنی پڑی۔ اور وہ خریداران بھی شامل کر لئے گئے۔ جن کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہوتی ہے ایسے اصحاب دس پندرہ روز پہلے وی پی ہو جانے سے یہ نہ سمجھیں کہ ان کا حساب غلط ہو جائیگا۔ حساب اسی تاریخ سے ہوگا جس سے قیمت ختم ہوئی ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ اب قیمت الفضل آٹھ روپیہ سالانہ ہے بوجہ ہفتہ میں تین بار کئے جانے کے۔ امید ہے۔۔۔۔ [illegible] (منیجر الفضل قادیان)

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

یوم شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء

مسلمانانِ عالم کو احمدیہ جماعت کی تقلید کی ضرورت

مسلمانوں کی ترقی کا راز اسلام کے فروغ میں

احمدیہ جماعت کی مذہبی سرگرمیاں

اسوقت کل دنیائے اسلام کی آبادی قریباً پچاس کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ جن میں اُمراء۔ وزراء۔ والیان ملک و ریاست علماء۔ اہل رتق و فتق و تدبر غرضیکہ ہر نوع کے لوگ شامل ہیں۔ لیکن ان کے نظام عمل و کار کا شیرازہ اسقدر منتشر اور بکھرا ہوا ہے۔ کہ باوجود دنیا کے اندر اتنی بڑی تعداد اور جمعیت رکھنے کے وہ دن بدن ذلت و رسوائی اور ادبار و افلاس کی مہلک مرض میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہو رہے ہیں جہاں دیکھو تنگ دستی ان کا دامن گھیرے اور غربت گلوگیر ہے جو دو چار نام کے خود مختار علاقے یا چند ریاستیں نظر آتی ہیں ان کی حالت بھی کچھ تو زمانہ خزاں کی ستم شعاریوں اور کچھ خود ان کے والیان کی بدعملیوں سے نہایت زبون و ابتر بنادی ہے۔ لیکن حیرانگی یہ ہے۔ کہ باوجود اپنی پامالی اور پیش آمدہ تکالیف کو دیکھتے ہوئے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور اپنے بکھرے ہوئے نظام کے شیرازہ کو مرتب کرنے کے صحیح ذرائع اور وسائل پر اول تو قطعاً غور ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں۔ تو اس ذلت اور ایام مصیبت کو دور کرنے کے لئے جن وسائل اور ذرائع کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ بجائے خود ان کی ہلاکت و تباہی کا موجب بن رہے ہیں چنانچہ پچھلے چند سالوں کے تجربہ سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے۔ کہ خلافت کمیٹیوں۔ ہندو مسلم اتحاد اور مسلمانوں کو منظم بااثر بنانے کی خاطر ہندوؤں سے امداد کی درخواستوں نے ان کو پہلے سے بھی زیادہ ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرا دیا ہے۔ اور طرہ یہ کہ ایک صحیح و آگاہ رہنما کی سخت اور فوری ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کبھی تو انہوں نے گاندھی جی کی طرف دست اُمید بڑھایا۔ اور انہیں کو اس زمانہ کا موعود مسیح اور مہدی آخر الزمان کا خطاب دیدیا۔ اور کبھی دوسرے شہرت پسند لیڈران کی حرص و ہوا کا شکار ہو کر اپنی حماقت باختگی اور بےکسی کا ثبوت دیا۔ یہ حالت دیکھ کر خلافت کمیٹیوں کے کارکنان نے نام نہاد خلیفہ کی عزت و عظمت کو بچانے کے بہانہ سے غریب مسلمانوں کے اموال کو حفاظت خلافت کے لئے قابو کیا۔ لیکن اس لوٹ مار کے مال کا جو حشر ہوا۔ وہ اہل ملک سے مخفی نہیں۔ چنانچہ نہ تو وہ بیچارے خانہ بدر اور ستم رسیدہ خلیفہ کی اعانت کے کام میں آیا۔ اور نہ کسی خدمت دین پر صرف ہوا۔ اگر کسی کام آیا۔ تو ان کارکنان خلافت کے جنہوں نے اس مال غنیمت سے فائدہ اٹھایا۔ پھر ان جلد باز لیڈران کے احمقانہ حکم و احکام کی بےجا تعلیموں نے غریب مسلمانوں کو کوہسار افغانستان کی دشوار گذار گھاٹیوں کی ٹھوکریں کھلوا کر ان کی کمر ہمت کو بالکل ٹیڑھا اور ارادوں کو پست کر دیا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ باوجود اس قدر دُر دُشلے کے پھر بھی وہ کوئی صحیح راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کرنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے کاش! ان کی آنکھیں دید کے قابل اور ان کے دماغ سمجھ کی طاقت رکھتے۔ اور وہ اتنی سزا سے ہی عبرت حاصل کر کے اپنے استحکام کی بنیادوں کو اس سچے اور اصل اسلام پر قائم کرتے۔ جس کو اس زمانہ کے مرسل و ہادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے آگے پیش کیا۔ اور بجائے ایک ہندو اور کافر کو مہدی کا رتبہ دینے کے اس اصلی اور سچے مہدی کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھتے۔ جس کی خوشخبری پیغمبر آخر الزمان نے تیرہ سو سال قبل دیکر بتایا تھا کہ وہی واحد وجود اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ کشتی اسلام مصائب کے خطرناک بھنور میں ڈگمگا رہی ہوگی۔ اسکا ناخدا بنکر سلامتی کے کنارے تک پہنچائے گا۔ لیکن واسے بدبختی کہ اس وجود کو اول تو ڈھونڈنے اور پہچاننے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی۔ اور اگر کرتے ہیں۔ تو ایک ایسی قوم سے جو خود اپنی ناکامیوں کے باعث سینکڑوں برس سے آوارہ چلی آتی ہے ایک شخص کو اپنا راہنما بناتے۔ اور اس کی پرستش تک کرنے سے بھی شرم نہیں کرتے۔ ہم علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان اس بات کو خوب سمجھ لیں۔ خوب کان کھول کر سن لیں اور یاد رکھیں کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی ناکامی و بدنامی سے نہیں نکل سکتے۔ جب تک کہ وہ اس زمانہ کے فرستادہ خدا کو مان نہیں لیتے کیونکہ ان کی ترقی اور زندگی کا راز اصل اصول اسلام کی اشاعت و پابندی اور ایک واحد وجود کے ہاتھ پر جمع ہونے میں ہے اور وہ وجود وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو خود خدا تعالیٰ اپنی طرف سے تمام مسلمانوں بلکہ تمام اقوام عالم کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے دنیا میں مبعوث فرماوے۔ اسی ارادہ خداوندی کے ماتحت وہ وجود دنیا میں ظہور پذیر ہوا۔ اور مسلمانوں کے لئے ایک وسیع میدان عمل اسلام کو دنیا کے کونوں تک پھیلانے اور اس کی تعلیمات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کی صورت میں تیار کرکے کامیاب و بامراد اس دنیائے فانی سے گذر گیا۔ اور اسوقت ہمارے اندر آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی موجود ہیں۔ جنہوں نے سچے پیرو اسلام جماعت (احمدیہ جماعت) کے انتظام کی کڑیوں کو اس ترتیب اور مضبوطی کے ساتھ آپس میں جکڑا ہے۔ کہ آج دوست تو الگ رہے۔ دشمن اور وہ لوگ جو اس سلسلہ میں تا حال داخل نہیں۔ بھی اس تنظیم کی داد دیئے بغیر نہیں رہے۔ چنانچہ اخبار کشمیری اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء میں ایک نوٹ بعنوان "احمدیہ جماعتوں کی طرح دوسرے مسلمانوں میں بھی مذہبی سرگرمیوں کی ضرورت" میں لکھتا ہے:۔

"احمدیہ جماعتوں میں ہزار عیب سہی۔ وہ مذہب کے رُو سے سنگساری کے لائق سہی۔ مسئلہ حیات مسیح اور بعض اپنے دیگر عقائد نبوت و مجددیت کے تسلیم کرنے کی وجہ سے مرتد و کافر سہی۔ لیکن کاش جو تڑپ اور اولوالعزمی اور مذہبی جوش و سرگرمی ان کے اندر موجود ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم تکفیر بازوں میں ہوتا۔ امریکہ، افریقہ اور یورپ کے ممالک میں اگر کوئی مسلمان تبلیغ اسلام کے لئے جاتا ہے۔ تو یہی احمدی۔ اگر جرمنی کا یا لنڈن میں کوئی مسجد تعمیر کرتا ہے۔ تو یہی مرتد لوگ۔ اگر فتنہ ارتداد کے لئے مبلغوں کے باقاعدہ بھیجنے کا انتظام سب سے پہلے کوئی کرتا ہے۔ تو یہی جماعت۔ اگر لنڈن کی کانفرنس مذاہب میں اسلام پر کوئی لیکچر دیتا

ہے۔ تو یہی کافر۔ اس چھوٹی سی جماعت کی دونوں شاخوں نے علیحدہ علیحدہ رہ کر بھی جس مستعدی و خلوص سے دونوں سکولوں اور ان کی شاندار عمارتوں کا انتظام کر رکھا ہے۔ وہ ہم لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے ہم احمدی نہیں ہیں۔ نہ ان کے عقائد سے ہمیں تعلق ہے لیکن ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایک بات ان کی تمام مسلمان اختیار کریں۔ اور وہ یہ کہ یہ سب لوگ ایک نظام کے ماتحت ہیں۔ اور جس تنظیم اور باقاعدگی کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں۔ اسی کا ہم کو پیرو ہونا چاہیئے۔ کیا مسلمان توجہ کریں گے "

پس یہ امر واقعہ اور فیصلہ شدہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک ایسی منظم جماعت ہے جس کا نظام عمل صحیح اور اصل ذریعہ ترقی پر مبنی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس جماعت میں داخل ہو کر اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی اطاعت میں انکی ہدایات کے بموجب اسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچایا جاوے۔ تا دنیا کی تمام قومیں جو اس وقت امن وامان کی سخت ضرورت کو محسوس کر رہی ہیں۔ اس نور اور عرفان سے حصہ پاویں۔ جس سے ان کے قلوب مطمئن ہو کر حقیقی راستی اور صلح پر قائم ہوں۔ اور اس طرح پر تمام دنیا میں اسلام کا رعب اور سکہ بیٹھ کر اسکی پچھلی ابتری کے داغ کو دور کر دے۔

مرزا حسین علی یقیناً مدعی الوہیت تھا

بہائی اب حسب معمول خفیہ چالوں پر آ گئے ہیں۔ وہ ہماری زبردست گرفتوں کا جواب اخبار میں تو دے نہیں سکتے۔ ادھر ادھر ٹریکٹ پھیلا رہے ہیں۔ کہ مرزا حسین علی المعروف بہ بہاء اللہ مدعی الوہیت نہ تھے۔

مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ ان حوالوں کا جواب نہیں دیتے جو ہم متواتر دے رہے ہیں۔ صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی سمجھ لیا ہے کہ یہ تاویل باطل ہے۔ بھائی یہ تاویل باطل ہے۔ تو جو صحیح ہے وہ ظاہر کرو۔ اور ان حوالوں کا آپس میں توافق دکھاؤ۔

ہم بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ جو انسان ہو کر مدعی الوہیت ہوگا۔ وہ اپنی انسانیت سے منکر تو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بدیہیات سے ہے پس مرزا حسین علی صاحب نے اپنی الوہیت اسی طرح ثابت اور پیش کی ہے۔ جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ کی الوہیت ثابت اور پیش کرتے ہیں۔

مرزا حسین علی صاحب کی تحریروں کو ہم غلط سمجھتے ہیں۔ تو کیا ان کے فاضل متبع بھی ٹھیک نہیں سمجھے۔ اور صرف ایک دو مرتدین جو ان میں سے نئے نئے جا شامل ہوئے ہیں۔ انہی کو سمجھ آگئی ہے۔ ہم المسیح الدجال کے پیرووں کے سامنے صرف ایک ہی حوالہ ان لک فیک ضربتہ لن تغل بعل کہتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ بتاؤ تم لوگوں کا یہ عقیدہ ہے یا نہیں کہ

مرزا حسین علی حی لایزال بے مثال الہ ہے۔ دیکھو بہجۃ الصدور اپنی مستند کتاب کو اس میں لکھا ہے

بالوہیت حی لایزال بے مثال
جمال قدم مذعن و مطمئن گشتیم

یعنی ہم اہل بہار (اس بیچارے کو کیا معلوم تھا کہ کچھ بے ایمان بھی ہم میں سے ہونگے۔ جو اس الوہیت کے قائل لوگوں کے سامنے نہ ہونگے) جمال قدم یعنی مرزا حسین علی زندہ ہمیشہ رہنے والے بے مثال کی الوہیت پر یقین کرنے والے اور اسپر اطمینان قلبی رکھتے ہیں۔

کہاں ہیں وہ بے دیانت اور حسب عقیدہ مخلص اہل بہا بے ایمان جو کہتے پھرتے ہیں کہ مرزا حسین علی صاحب کو دعویٰ الوہیت نہ تھا۔ اس عبارت بہجۃ الصدور کے معنے کرو اور اگر کچھ اور معنے نہیں بن سکتے۔ اور یقیناً نہیں بن سکتے۔ تو اپنا سر پیٹ لو۔ (اکمل عفا اللہ عنہ)

مرزا حسین علی صاحب کی مظلومیت کا راز

بہائی مبلغ زرقانی صاحب ہندوستان میں گھومے اور اپنے معبود کی صداقت کی یہ دلیل پیش کی۔ کہ اس نے تمام عمر جیل خانہ اور مظلومیت میں گذاری۔ اور پھر بھی اپنا دعویٰ نہ چھوڑا۔ مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا حسین علی صاحب جیل خانہ میں تھے یا عیش اڑا رہے تھے۔

بہجۃ الصدور صفحہ ۴۳۳ میں لکھا ہے:۔

"چوں جمال بے مثال حی لایزال در قصر بہجی تشریف داشتند۔ و محل عرش ذوالجلال دراں قصر بود۔ و عماراتش و محلاتش متعدد و وسیع و مکمل و منظم و عمارت و قصر ملوکانہ بود۔ محکم لایحیہا۔ الا اللہ و مرکز میثاقم دلو جزئیش معلوم ست۔ ہدایا و تحف و نقدیہا و حقوق اللہ از ہر جائے می آمد۔ سرکار آقا بدون ملاحظہ و دست تصرف جمیع را بقصر مے فرستاد۔ و کذلک در اصطبل قصر اسپ ہا و مادیانہائے بسیار خوب عربی قیمتی تدارک و تہیہ فرمودہ بودند۔ برائے سواری و گردش و شکار و آسائش قصر بہار "

کہ جب جمال مبارک (مرزا حسین علی) جو بے مثال دائمی زندہ بے زوال ہیں۔ اپنے محل بہجی نام میں تشریف رکھتے تھے اور خدائے ذوالجلال (بہاء اللہ) کا عرش بھی اسی شاہانہ محل میں تھا۔ جس کی عمارتیں وسیع اور مکمل اور بانظام ہیں اور جس کے محلات کا شمار سوائے خدا کے اور اس کے مرکز میثاق (عبدالبہاء) کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس وقت جو ہدایا اور تحفے اور نذرانے اور حقوق اللہ کے اموال جو ہر جگہ سے آتے تھے۔ سرکار آقا (عبدالبہاء) بغیر دیکھے اور بغیر کسی تصرف کرنے کے تمام کے تمام بہاء اللہ کے محل میں بھیجدیتے تھے۔ اس محل کا جو اصطبل تھا۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی گھوڑیاں اور گھوڑے عربی نسل کے اس محل میں رہنے والوں کی آسائش اور سیر و سواری اور شکار کے لئے مہیا کئے ہوئے تھے۔

اس کے بعد بہجۃ الصدور مصنفہ میرزا حیدر علی (بہائی) کے صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۵ میں یوں لکھا ہے:۔

"چوں از اوامر واجبہ مؤکدہ حضرت اعلیٰ مبشر جمال اقدس ابہیٰ است کہ ہر مومن از جواہر و صنائع و بدائع کہ مالک ست و اعلیٰ و ابہیٰ است و شبہ و مثل در مالکش ندارد باید تقدیم حضرت من یظہر اللہ جل ذکرہ و ثنائہ نماید۔ لہذا از ہر قسم چیز ہائیکہ ہر یک احباب داشتند و یا تحصیل نمودند کہ بسیار ممتاز و نادر الوجود قیمتی بود تقدیم نمودند"

کہ چونکہ علی محمد باب جو مرزا حسین علی صاحب کے مبشر (بشارت دہندہ) تھے۔ یہ تاکیدی حکم دے گئے تھے۔ کہ ہر مومن اپنی ملوکہ جواہرات اور عمدہ مصنوعات اور نادر چیزوں میں سے جو اعلیٰ درجہ کی چیزیں ہوں۔ وہ من یظہر اللہ کے ظہور کے وقت ان کے حضور میں پیش کرے۔ اس لئے ہر قسم کی چیزیں جو بہائی دوست اپنے پاس رکھتے تھے یا کماتے تھے۔ ان میں سے جو ممتاز اور نادر الوجود اور قیمتی چیزیں ہوتی تھیں۔ وہ بہاء اللہ کے حضور پیش کر دی جاتی تھیں "

مندرجہ بالا حوالہ کو آنکھیں کھولکر پڑھو۔ کیا متعدد محل اور وسیع اور مکمل و منظم عمارات اور ملوکانہ قصر قیدیوں اور مظلوم قیدیوں کے ہوتے ہیں۔ کیا جیل خانہ میں اصطبل بھی ہوتے ہیں۔ جنمیں بسیار خوب عربی خاصے کے گھوڑے ہوں۔ اور وہ ہوں بھی سواری اور گردش اور شکار کے لئے۔ حسین علی صاحب کی مظلومیت کا ذکر کرتے ہوئے بہائیوں کو کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔ پھر ہر قسم کے جواہر اور ممتاز و نادر الوجود اشیاء کا مالک ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ یہ زخارف دنیوی پر مرنے والا اور ان کو سمیٹنے والا خدا تھا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

خلاصہ مضامین متعلقہ جلسہ احمدیہ قادیان

پہلی تقریر زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حیدر آبادی جناب میر قاسم علی صاحب نے بیان فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ" تھا۔

اسلام کی توحید

آپ نے بتایا۔ کہ ویدک دھرم وہ دھرم ہے جو ازلی ابدی کے جھگڑے میں تنکے تنکے اور ذرہ ذرہ کو خدا مانتا ہے۔ اور اسلام وہ مذہب ہے۔ کہ جس کا خدا واحد اور لاشریک خدا ہے۔ پھر ویدک دھرم وہ دھرم ہے۔ کہ آریہ صاحبان تو بتاتے ہیں۔ کہ وید چار ہیں۔ لیکن وید کے قدیمی حامل سناتن دھرم بارہ عدد اور ساتھ ملا کر سولہ وید پیش کرتے ہیں۔ لیکن اسلام وہ مذہب ہے۔ کہ جس کا خدا جس طرح ایک ہے۔ اس کی کتاب جس پر مذہب کا مدار ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک ہی ہے۔ جو الحمد سے شروع ہوتا اور والناس پر ختم ہوتا ہے۔ ایسے شیئوں کا وجود اب کہیں نہیں پایا جاتا۔ جو اس کے علاوہ کوئی اور قرآن ملتے ہوں۔

پھر ویدک دھرم وہ دھرم ہے۔ کہ سناتن دھرم تو کہتے ہیں۔ کہ ویدوں کا نزول عناصر پر ہوا۔ یعنی اگنی۔ وایو۔ انگرہ ادت پر اور آریہ سماج آج کہتی ہے۔ کہ نہیں ویدوں کا نزول رشیوں پر ہوا۔ جو انسان تھے۔ مگر اسلام وہ مذہب ہے۔ جس کا خدا ایک کتاب ایک رسول ایک یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس جس مذہب کے بانیوں کی انسانیت کا ہی ابھی تک فیصلہ نہیں۔ وہ اسلام کا کیا مقابلہ کرے گا۔

پھر ویدک دھرم وہ دھرم ہے۔ جس کے بانیوں کے حالات بالکل پردۂ اخفاء میں ہیں۔ کوئی نہیں جانتا۔ کہ ان کی اصل نسل کیا تھی۔ کیرکٹر ان کا کیا تھا۔ انہوں نے دنیا کو اپنا کیا نمونہ دکھلایا مگر اسلام وہ مذہب ہے۔ جس کے بانی کی لائف کو اصلی رنگ میں جاننے والے ہزاروں لاکھوں موجود ہیں۔ اور رہیں گے۔ اس زمانہ میں ان رشیوں کے بھی رشی نے جن کو آریہ صاحبان مہارشی کہتے ہیں۔ اپنی ولدیت اور سکونت کو انہوں نے بھی ہمیشہ چھپایا۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ ان رشیوں کا پتہ نکالیں۔ تا دنیا ان کی ثقاہت کو معلوم کرسکے۔

آریہ سماج کا دعوٰی اور قانون قدرت

پھر آریہ سماج کا دعوٰے ہے۔ کہ ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ تمام ملکوں کے لئے اور تمام قوموں کے لئے ہے۔ چاہے گورے ہیں۔ یا کالے۔ مشرق کے ہیں یا مغرب کے مگر قانون قدرت میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو چیزیں عام فائدہ کی ہیں ان کی حفاظت خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ جیسے ہوا۔ پانی۔ چاند۔ سورج۔ خلا۔ زمین وغیرہ۔ پس جب جسمانیات کے عارضی فائدہ کے لئے بھی جو مفید عام اشیاء ہیں۔ خدا نے ان کی حفاظت انسانوں کے ہاتھ میں نہیں رکھی۔ تو روحانیت کے دائمی فائدہ کی چیزوں کی حفاظت بھی انسانوں کے ہاتھ میں نہیں دی جاسکتی۔ لیکن آریہ صاحبان کے وید باوجودیکہ انکے خیال کے مطابق ان کے نزول کو اربوں سال گذر گئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گوشے گوشے میں اب تک اشاعت پکڑ جاتے۔ اور کوئی گھر ان کے وجود سے خالی نہ ہوتا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ آریہ ورت سے ہی وہ ناپید ہوگئے۔ کم از کم کاٹھیاواڑ میں تو ان کا کوئی نسخہ موجود نہ تھا۔ سوامی جی کو جرمن سے منگوانا پڑتا اور وہاں سے بھی ڈیڑھ وید ملا۔ اڑھائی پھر بھی غائب مگر قرآن کریم کو خدا تعالےٰ نے سینوں میں محفوظ کردیا ہے۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس کی اشاعت ہوگئی۔ تورات۔ انجیل یا گرنتھ وغیرہ غیر مذاہب کے لوگ شائع نہیں کرتے۔ مگر قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ مسلمان سب کمربستہ ہیں۔ اور مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہیں ملے گا۔ جو آریوں کی طرح اپنی مذہبی کتاب کے وجود سے خالی ہو۔ پس جو کتاب تمام دنیا کے لئے تھی۔ اس کو اپنوں اور بیگانوں نے تمام دنیا میں پہنچا دیا۔

عالمگیر مذہب کی زبان کی حفاظت بھی ضروری ہے

پھر مذہبی کتاب کی جو زبان ہو۔ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اگر وہ واقعہ میں عالمگیر اور تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور اس کی حفاظت تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں بولی جاتی ہو۔ مگر ایک محقق سوامی دیانند جی کے معنوں کی تصدیق اب کسی اہل زبان سے نہیں کرسکتا۔

لیکن قرآن کی زبان کو زندہ رکھنے والے نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی اور یہودی ہیں۔ محض قدامت کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیا ایک ایم۔ اے کو یا ایک مولوی فاضل کو ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ الف بے کا یا اے۔ بی کا قاعدہ محفوظ رکھو۔ اور اس کو روز پڑھا کرو۔ کیونکہ اس کی بدولت تم آج اس شان کو پہنچے ہو۔ یا ایک جوان آدمی کو اس کے بچپن کے زمانہ کا کرتہ دیدیں۔ تو کیا وہ اس سے کچھ نفع حاصل کرسکتا ہے

ویدوں کی تعلیم ناقابل عمل ہے

پھر ویدوں نے تعلیم ایسی پیش کی ہے کہ نہ آج کوئی مان سکتا ہے نہ عمل کرسکتا ہے۔ جیسے روح کے داخل خارج ہونے کا فلسفہ اور لڑکے لڑکی اور مخنث کی پیدائش۔ صبح شام ہون۔ کہ جس کے بغیر انسان ادھرمی اور شودر بن جاتا ہے۔ اس آتش پرستی کا خرچ تکلیف مالا یطاق ہے۔ جس کے گھر کے چار آدمی ہوں۔ ایک روپیہ روزانہ خرچ بیٹھتا ہے۔ مگر اسلام نے جو عبادت رکھی ہے۔ یعنی نماز ہر جگہ ہر حالت میں امیر ہو یا غریب۔ تندرست ہو یا بیمار ادا کرسکتا ہے۔ کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو بیٹھ کر۔ لیٹ کر اشاروں سے پڑھ سکتا ہے۔ پھر ویدک دہرم نے مردہ جلانے کی جو ترکیب بتلائی ہے۔ وہ تو دوالہ ہی نکالنے والی ہے۔

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے صدر انجمن کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ جس میں آپ نے لنگر خانہ اور اس کی آمد و خرچ کا اور شفاخانہ یونانی اور نور ہسپتال اور بہشتی مقبرہ۔ ہائی سکول مدرسہ احمدیہ۔ اور لاہور کا احمدیہ ہوسٹل۔ لائبریری۔ ریویو آف ریلیجنز وغیرہ مدات کی اہمیت اور ان کی آمد و خرچ کا ذکر فرمایا اور بتلایا کہ یہ مدات کس قدر قوم کی توجہ کی محتاج ہیں۔

جناب نیرؔ صاحب کی تقریر

تیسری تقریر میں ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیرؔ مبلغ انگلستان اور افریقہ نے اپنے تبلیغی حالات سنائے۔ اور ان علاقہ جات میں تبلیغ کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا ذکر فرمایا۔ الحمد للہ کہ آپ کی مساعی جمیلہ بار آور ہوئیں۔ اور ایک کثیر جماعت ایسی تیار ہوگئی۔ جس نے احمدیت کا جو حقیقی اسلام ہے۔ مضبوطی کے ساتھ دامن پکڑ لیا ہے۔

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب خانصاحب فرزند علی خانصاحب

جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے پیشگوئیوں کے اصولوں پر تقریر فرمائی۔

مخالفین کا انکار پر اصرار

آپ نے اس مضمون کی ضرورت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ انبیاء کے وجود کے ساتھ ہمیشہ مخالفین کا وجود بھی ہوتا رہا۔ اور باوجود نشان پر نشان دیکھنے کے وہ یہی کہتے رہے۔ کہ لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ ایک ہی نشان دکھادو۔ سو اسی سنت کے مطابق ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین بھی باوجود کثرت نشانات دیکھنے کے وہی کہتے۔ کہ کوئی نشان نہیں دکھایا گیا۔ سو پہلے آپ نے پیشگوئیوں کی غرض بتلائی۔ وہ یہ کہ انبیاء کی صداقت ظاہر ہو۔ اور انبیاء کی بعثت سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ جس وقت لوگوں کے دل میں خدا تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان نہیں رہتا۔ اس وقت دلوں میں ایمان پیدا کرنے کے لئے انبیاء کو مبعوث کیا جاتا ہے۔

پیشگوئیوں سے کیا غرض ہوتی ہے

پس اصل غرض نشانات اور پیشگوئیوں سے کبھی ایمان پیدا کرنا ہوتی ہے۔ اور ایمان اپنے اندر غیب کا پہلو رکھتا ہے۔ اسی لئے پیشگوئیوں میں بھی اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ بالکل کھلی بات پر ایمان لانے پر کوئی ثواب مرتب نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان نشأ ننزل علیھم من السماء اٰیۃ فظلت اعناقھم لھا خٰضعین کہ اگر خدا تعالےٰ اپنی مشیت اور جبر سے کام لے۔ تو ایسا نشان ان کو دکھلائے کہ انکی گردنیں جھک جائیں اور ان کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ اسلئے حیلہ تراشنے والے ہر اک نشان میں کوئی نہ کوئی حیلہ تراش لیتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولو فتحنا علیھم بابا من السماء فظلوا فیہ یعرجون۔ لقالوا انما سکرت ابصارنا کہ اگر ان کو ایسا نشان بھی دکھایا جائے۔ کہ یہ خود آسمان پر چڑھنے لگ جائیں۔ تو پھر بھی یہ حجت نکال لیں گے۔ کہ ہماری آنکھوں میں جادو کر دیا گیا ہے۔

متعصب لوگوں کا رویہ

اس لئے متعصب اور متکبر لوگ انبیاء کے نشانات پر ایمان نہیں لایا کرتے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان یروا کل اٰیۃ لا یؤمنوا بھا۔ اور مانتے وہ لوگ ہیں۔ جو تعصب سے پاک ہو کر غور کرتے ہیں۔ اور جو نشانات پورے ہو چکے ہوتے ہیں۔ مانتے ہیں۔ تب جو ان کی سمجھ میں پورے نہیں ہوئے۔ ان کے سمجھنے کی بھی خدا تعالےٰ ان کو توفیق عطا کر دیتا ہے۔ موسےٰ نے نشان دکھایا۔ ساحر ایمان لائے۔ اور فرعون نے یہ احتمال نکال لیا۔ کہ یہ آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ لیکھرام اور احمد بیگ کی پیشگوئی کو دہلی وغیرہ کا نتیجہ سمجھ لیا۔ وما تغنی الاٰیات والنذر عن قوم لا یؤمنون۔ جنہوں نے انکار ہی اپنا پیشہ بنا لیا ہوتا ہے۔ ان کو نہ کچھ فائدہ دے سکتی ہیں۔ نہ نبیوں کے نشانات۔ نشانات اور پیشگوئیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ تبشیری اور انذاری اور بعض علم الٰہی کے اظہار کے لئے ہوتی ہیں۔ اور بعض قدرت کے اظہار کے لئے۔ اور ان کے درمیان تشابہ واقع ہو جانے کی وجہ سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں لوگوں کی موجودہ حالت مدنظر رکھی جاتی ہے۔ اگر لوگ اپنی اصلاح کر لیں۔ تو پھر اس علم کا اظہار قدرت کے رنگ میں نہیں کیا جاتا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ پیشگوئی کے رنگ میں جو عذاب کا علم دیا گیا تھا۔ اگر یہ لوگ اپنی سرکشی ترک نہ کرتے۔ تو پھر قدرت کے رنگ میں وہ علم ظاہر ہو کر ان کو تباہ کر دیتا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انذاری پیشگوئیوں سے خدا تعالےٰ کی غرض کیا ہوتی ہے۔ آیا محض تباہ کرنا یا کچھ اور۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وما نرسل بالاٰیات الا تخویفا۔ کہ ہم انذاری نشانات جو بھیجتے ہیں۔ تو ہمارا مقصد خوف دلانا ہوتا ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وصرفنا فیہ من الوعید لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکرا۔ کہ ہم عذاب کی پیشگوئیاں جو کرتے ہیں۔ تو ان کا یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ یا تو ان کے دل میں خوف پیدا ہو جائے۔ اور وہ کم از کم اپنی سرکشی کو چھوڑ کر عذاب سے بچ جائیں۔ اور یا وہ نصیحت پکڑ کر اسلام قبول کر لیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ رحمتی وسعت کل شیء۔ پس جہاں خدا تعالےٰ شرارت کے وقت گرفت کرتا ہے۔ وہاں خوف کھانے اور توبہ کرنے کے وقت رحم بھی کرتا ہے۔ وہ شدید العقاب ہے۔ تو غافر الذنب اور قابل التوب بھی ہے۔

انسانی فطرت کا نقشہ

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا انسانی فطرت عذاب الٰہی کو دیکھ کر خوف کھاتی ہے یا نہیں۔ خدا تعالےٰ نے متعدد جگہ قرآن کریم میں انسانی فطرت کا نقشہ کھینچا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی فطرت ضرور متاثر ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ۔ کہ جب انسان پر دکھ آتا ہے۔ تو اٹھتے بیٹھتے لیٹتے خدا کو پکارتا ہے۔ لیکن جب اس کی تضرع کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ تو وہ پھر ہمارے احسان کو بھلا دیتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ وظنوا انھم احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما انجاھم اذا ھم یبغون۔ کہ سمندر میں جب طوفان ان کو گھیر لیتا ہے تو پھر محض خدا سے دعائیں مانگتے ہیں۔ لیکن جب خدا ان کو نجات دے دیتا ہے۔ تو وہ پھر سرکشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ ولما وقع علیھم الرجز قالوا یا موسےٰ ادع لنا ربک بما عھد عندک اننا لمھتدون فلما کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون۔ کہ جب ان پر عذاب نازل ہوا۔ تو موسےٰ سے دعا کی درخواست کرنے لگے لیکن جب ہم نے عذاب دور کر دیا۔ تو وہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

خوف اور رجوع سے عذاب ٹل جاتا ہے

اسی طرح کفار مکہ نے کہا۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون۔ کہ اے خدا ہم سے عذاب قحط دور کر ہم ایمان لائیں گے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم عذاب تو تمہاری موجودہ تضرع کی حالت کی بناء پر دور کر دینگے۔ مگر تم نے پھر وہی سرکشی اختیار کر لینی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ انسانی فطرۃ عذاب الٰہی سے ضرور متاثر ہوتی اور خوف کھاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنی وسیع رحمت کے ماتحت باوجود جاننے کے کہ یہ لوگ آگے سے بھی زیادہ سرکشی اختیار کر لیں گے۔ پھر اس عذاب کو ٹال دیتا ہے۔ ہاں جب توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ تو پھر عذاب دور نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ فرعون کے متعلق آتا ہے۔ حتی اذا ادرکہ الغرق قال اٰمنت ... آٰلئن وقد عصیت قبل کہ جس وقت وہ غرق ہونے لگا۔ اس نے کہا۔ کہ میں ایمان لایا۔ جس کا جواب اس کو یہ دیا گیا۔ کہ اب ایمان لانے کا کیا فائدہ۔

اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم اذا ما وقع اٰمنتم بہ آٰلئن وقد کنتم بہ تستعجلون۔ کہ جب تم پر عذاب تباہ کرنے والا واقعہ ہو گیا۔ جس کے بعد کوئی مہلت نہیں دی جاتی۔ تو تب تم ایمان لاؤ گے۔ مگر اس وقت تم کو بھی کہا جائیگا۔ کہ اب ایمان لانے کا کیا فائدہ۔

توبہ کا دروازہ کس وقت بند ہوتا ہے

(ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الاٰن سوت کے عذاب میں جب ایک بدکار گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ تو اس پر توبہ کا دروازہ اس وقت بند ہو جاتا ہے۔ (ایڈیٹر) پس جن پیشگوئیوں میں علم الٰہی کا اظہار فعلی اور قدرت کے رنگ میں ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے خوف اور رجوع سے خدا تعالےٰ ٹال بھی سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک بالا ارادہ ہستی ہے۔ مشین نہیں۔ لوگوں کی حالت کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ یہاں ایک سوال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انتہائی بات کیوں نہیں بتا دیتا۔ کہ یہ عذاب تباہ کرنیوالا ہوگا۔ یا ٹل جانے والا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر تو محض ہلاک کرنا ہی وعیدوں کا مقصد ہوتا۔ پھر تو خدا تعالےٰ یہ بات بتا دیا کرتا مگر اصل مقصد جیسا کہ بتایا گیا ہلاکت نہیں اور پھر انتہائی خبر نہ بتانے میں ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر یہ ظاہر کر دیا جائے۔ کہ یہ عذاب ٹل جائے گا۔ تو اصل مقصد اصلاح الناس کا مفقود ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ بتا دیا جائے۔ کہ یہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ تو پھر لوگ بار بار مشاہدہ کر کے کہ جس کی نسبت بھی ایسی خبر دی جاتی ہے۔ وہ ضرور ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ وہ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور ایسا ایمان کوئی مفید نہیں ہو سکتا)

پیشگوئیوں میں شرائط

ہاں ان پیشگوئیوں میں شرائط ضرور ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین۔ کہ ارض مقدس تمہارے حق میں لکھ دی گئی ہے۔ جاؤ داخل ہو جاؤ۔ اگر پیٹھ پھیرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ انہوں نے بزدلی دکھانی ہے۔ اور اس کی وجہ سے چالیس سال تک انہوں نے یتیھون فی الارض کے ماتحت دکھ اٹھانا ہے۔ مگر خدا نے یہ نہیں بتایا۔ کہ ایسا ہو گا۔ بلکہ اس میں شرط رکھ دی۔ کہ ایسا

کریں گے۔ تو یوں ہوگا۔ اور پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشگوئی کے ظاہری معنے کچھ اور ہوتے ہیں۔ اور باطنی معنے کچھ اور۔ اس لئے اس پیشگوئی کے فہم میں مغالطہ لگ جاتا ہے

پیشگوئیوں میں مخفی شرائط اور نبی کی اجتہادی غلطی

جیسا کہ حضرت نوح کو خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان لن یؤمن من قومک الا من قد اٰمن کہ اب تجھ پر جو ایمان لا چکا۔ بس لا چکا۔ آئندہ کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ اور انکے اہل میں سے بھی جو ایمان نہیں لایا۔ ان سب کے متعلق غرق کر دیئے جانے کی خبر دی۔ لیکن حضرت نوح اتنا تاکیدی حکم سننے کے باوجود بھی اپنے بیٹے کی نجات کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ نعوذ باللہ حضرت نوح نے خدا تعالےٰ کے سامنے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون کا ارشاد ہوتے ہوئے نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کی گستاخی کی اور یا یہ ماننا پڑے گا۔ کہ انبیاء کے نزدیک خواہ کتنی بھی مؤکد بعذاب پیشگوئی ہو۔ وہ ٹل سکتی ہے۔ اور اسی بنا پر حضرت نوح نے بھی درخواست کی۔ کہ ممکن ہے۔ کوئی مخفی شرط ایسی ہو۔ جس کی وجہ سے اس کی نجات کی کوئی صورت نکل آئے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ نبی کو بھی پیشگوئی کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگ جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح کسی مخفی شرط کا خیال کر کے خلاف حکم الٰہی ان ابنی من اھلی کی درخواست کر بیٹھے۔

گھی کے پیپوں کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۴ء کے لئے جلسہ کے ایام میں بہت سے احباب اور انجمنوں نے بٹالہ میں استقبال کے منتظمین کے سپرد گھی کے پیپے کئے تھے۔ جو ہم کو وصول ہو چکے ہیں۔ مگر بہت احباب کو رسید نہیں دی گئی۔ پس اس اعلان کے پڑھتے ہی وہ لوگ جن کو ہماری طرف سے رسید نہیں ملی بذریعہ خط کے مجھے مطلع فرماویں۔ نیز مندرجہ ذیل امور سے مطلع فرماویں۔

(۱) انہوں نے کس تاریخ بٹالہ کے منتظمین کو گھی کا پیپہ حوالہ کیا

(۲) منتظمین نے جو رسید ان کو دی اس کا کیا نمبر تھا۔ اگر رسید محفوظ ہو۔ تو وہ بھی بھیجدیں۔

(۳) گھی وزن میں علاوہ پیپہ کے کتنا ہوگا۔

(۴) یہ گھی کس انجمن یا دوست کی طرف سے ہے۔

سید محمد اسحاق

افسر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۴ء

مولوی محمد علی صاحب کا اقرار کہ خواجہ نذیر احمد احمدی نہیں

خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کا جواب شائع کرائیں

خواجہ کمال الدین صاحب کا وہ مضمون اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ر دسمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے بڑے وثوق اور یقین سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ خواجہ نذیر احمد نے ہرگز ہرگز احمدیت سے انکار نہیں کیا۔ اور نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ خلاف بیانی ہے جو آپ نے کہا ہے۔ کہ میرے سامنے خواجہ نذیر احمد نے لنڈن میں احمدیت سے قطعی طور پر انکار کیا۔ اس مضمون کے ساتھ ہی خواجہ نذیر احمد کا ایک تار بھی جو انہوں نے لنڈن سے اپنے والد ماجد کے نام ارسال کیا۔ اور جس میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مجددیت کا ماننے والا اور قائل قرار دیا ہے شائع ہوا ہے۔

ہم اس کے متعلق تو اپنی رائے کا سردست کچھ اظہار نہیں کرتے۔ کہ اس تار کی حقیقت اور اصلیت کیا ہے۔ آیا وہ واقعی خواجہ نذیر احمد نے خود اپنے پدر بزرگوار سے ڈر کر ایسا تار دے دیا۔ یا والد مہربان نے ہی سعادت مند بیٹے کو اشارۃً یا کنایۃً کوئی ایسی پٹی پڑھائی۔ کہ تم اس قسم کا تار دیدو۔

بہتر ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب اس خط و کتابت کو شائع کریں۔ جو اس خصوص میں انہوں نے اپنے قائمقام خواجہ نذیر احمد صاحب سے دو کنگ کی ہے۔ خواجہ صاحب کی اخلاقی حس باقی ہے۔ تو وہ اس خط و کتابت کے شائع کرنے میں ذرا بھی تامل نہ کریں گے۔ خواجہ صاحب کو ایسی خط و کتابت کرتے وقت کیا معلوم تھا۔ کہ اس سے وہ اپنی پردہ دری خود اپنے ہاتھوں آپ کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کا مفصل جواب تو خود حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی تقریر کے دوران میں دیدیا تھا۔ جو انشاء اللہ جلد شائع کیا جائے گا۔ اور جس کے دیکھنے کے بعد ایک اہل فہم انسان کو خواجہ نذیر احمد صاحب کی اس غلط بیانی میں کسی شک و شبہ کی ذرہ بھی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اور خود خواجہ صاحب بھی ساکت ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ اس مقابلہ میں آئے۔ تو دنیا پر حقیقت کھل جائے گی۔ لیکن یہاں پر ہم خواجہ کمال الدین صاحب کے قبلہ ان کے امیر ان کے دوست صادق مولوی محمد علی صاحب کی رائے اور فیصلہ جو انہوں نے خواجہ نذیر احمد کی احمدیت کے متعلق دیا ہے۔ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس سے خواجہ نذیر احمد کی احمدیت کی حقیقت عریاں ہو جاتی ہے۔

چنانچہ جب خواجہ نذیر احمد کی احمدیت سے انکار کی خبر عام اور مشہور ہو گئی۔ تو ہمارے مکرم دوست ایم آئے صمد ایم۔ اے۔ بی۔ ایل چھپرہ ضلع سارن نے ایک خط بنام مولوی محمد علی صاحب لکھا۔ جس میں انہوں نے مولوی صاحب سے دو باتوں کا استفسار کیا۔ اور نیز یہ بھی لکھا۔ کہ ان استفسارات کا جواب پیغام صلح کے صفحات پر دیا جاوے۔ اول یہ کہ آیا خواجہ نذیر احمد احمدی ہے یا نہیں۔ دوسرے اگر وہ احمدی نہیں ہے۔ تو وو کنگ مشن میں اس کو کیوں کام پر لگایا ہوا ہے۔ ان ہر دو استفسارات کا جواب پیغام صلح میں تو نہ دیا گیا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے سکرٹری نے ان کے ایما پر صرف پہلے استفسار کا جواب بذریعہ خط دیا۔ اور جو جواب دیا۔ اس نے خواجہ نذیر احمد کی احمدیت کی قلعی کھول دی۔ چنانچہ سکرٹری صاحب نے لکھا کہ

خواجہ نذیر احمد احمدی نہیں ہے۔ یہ ہے۔ وہ فیصلہ جو فرقہ پیغامیہ کے لیڈر اور امیر نے اپنے ایک نام نہاد متبع کے بارے میں دیا۔ مولوی محمد علی صاحب کے سکرٹری کی تحریر موجود ہے۔ کیا اب بھی کسی شخص کو خواجہ نذیر احمد کی احمدیت کی حقیقت کے سمجھنے میں کسی قسم کا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ اور نیز خواجہ کمال الدین صاحب اس فیصلہ کو قابل قبول تصور کرتے ہیں یا نہیں۔

اخیر میں ہم جناب مولوی محمد علی صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جب ان کو اس بات کا کلی یقین ہے۔ کہ نذیر احمد احمدی نہیں۔ تو ان کو ایک سچی شہادت کے چھپانے میں کسی قسم کا انکار نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ سچی گواہی کو چھپانے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اور اب تو مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہو گیا ہے کہ وہ اعلان کریں۔ کہ کیا انہوں نے یہ جواب نہیں دیا۔ خواجہ نذیر احمد نے لنڈن میں جو انکار کیا ہے۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء اگلی اشاعت کا انتظار کریں اور مقابلہ میں آنے کے لئے دل مضبوط کریں۔

پیغام صلح کی غلط بیانی

(ایڈیٹر)

اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۲۴ء میں ایک نوٹ بعنوان "جماعت احمدیہ سے علیحدگی" عبد اللہ میر شو پیانی سکنہ یاڑی پورہ کشمیر کا تحریر شدہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے :-

"یہ خاکسار عرصہ دس سال سے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہے۔ اور حضرت میرزا صاحب (رح) کے دعاوی کو بخوبی سمجھ کر آپ کو ہمیشہ سے مجدد۔ مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتا ہے۔ نبوت کا جو الزام آپ پر لگایا جاتا ہے۔ اس کا میں ہمیشہ سے مخالف تھا۔ اگرچہ قادیانی فرقہ کے ساتھ اس وقت تک نماز ادا کرتا رہا ہوں۔ کبھی کبھی دین الحق کے حوالوں کے ذریعہ سے قادیانیوں سے گفتگو کرتا رہا ہوں۔ لیکن ان کے دلائل سے کبھی تشفی نہیں ہوئی۔ اب خواجہ صاحب کے درس میں تین ماہ شامل رہنے سے میری تسکین ہو گئی ہے۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ لاہور میں شمولیت اختیار کرتا ہوں"۔

حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ نہ تو یہ شخص کبھی چندہ دیتا ہے نہ اس نے کبھی حضرت صاحب کی بیعت کی۔ اور نہ کسی وقت احمدی ہوا۔ صرف گاہے بگاہے جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شریک ہو جاتا تھا۔ لیکن ایسا کرنے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ احمدی تھا۔ کیونکہ کئی غیر احمدی ہمارے پیچھے جمعہ اور نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ اور پھر بھی وہ غیر احمدی کے غیر احمدی ہی رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس نے اس مضمون میں چار اور آدمیوں کے نام درج کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ پیغامی عقائد کو تسلیم کر کے جماعت احمدیہ لاہور میں داخل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اس نے بالکل غلط لکھا ہے۔ کیونکہ ہم نے جب مذکورہ اشخاص سے پوچھا۔ کہ کیا تم لوگ احمدی ہو گئے ہو۔ تو انہوں نے بالکل انکار کر دیا۔ اور غیر احمدیوں کے دستور کے موافق حضرت مسیح موعود کے بارہ میں گالی گلوچ دینا اور گستاخانہ الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ اگر عبد اللہ میر اپنے بیان میں سچا ہے تو ہمارے مقابلہ میں آ کر حلف اٹھاوے۔ اور ہم سے پانچ روپے انعام بھی پاوے۔ ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

نیاز مند

میر غلام رسول احمدی کاٹھ پورہ۔ کولگام
پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ۔ کشمیر

اشتہارات

لوگ موتیوں کے سرمہ کے گرویدہ ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکا استعمال آنکھوں کو عینک سے نجات دلانے کے علاوہ آئندہ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ع۔ محصولڈاک علاوہ پانچ تولے کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ لاکھ شہادتوں کی شہادت ملاحظہ ہو:

جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ جناب علامہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ بلاد یورپ و جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ فرماتے ہیں کہ موتیوں کا سرمہ میں نے گردوں کے واسطے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ہے

(۱) ہر جگہ کے احمدی تاجران کی۔ جو بھوپال میں اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہیں (۲) ایسے سرمایہ دار احمدی احباب کی جو کم از کم یکصد روپیہ ایک نفع بخش کام میں لگانا چاہیں۔ مفصل حالات از

جنرل سپلائنگ ایجنسی بھوپال

نہایت مفید گولیاں

جو نہایت ہی احتیاط اور محنت سے طبی اصول کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ عام کمزوری۔ ضعف دماغ۔ اور ضعف ہاضمہ کیلئے ازبس مفید ہیں۔ ان کے استعمال سے بدن میں چستی۔ اعصاب میں تقویت۔ طبیعت میں فرحت اور خون صالح کی پیدائش میں غیر معمولی افزونی ہوتی ہے۔ اور خاص کر بوڑھوں اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ان کے اجزاء میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو کسی مذہب کے احکام کے خلاف ہو۔ مرد۔ عورت دونوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔ اور اعضاء رئیسہ کی طاقت کو بحال کرتی ہے۔ اگر پچاس گولیوں کے استعمال تک کافی فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ یوں تو چند گولیاں بھی اپنا اثر دکھلانے میں کامیاب رہتی ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر دیکھو۔ کہ ایمانداری کے ساتھ اعلان کرنے والے بھی دنیا میں موجود ہیں:

نوٹ ۱۔ سالم بکس پچاس گولیوں کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ خرچ ڈاک و پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا:

۲۔ جو شخص دو بکس (۱۰۰ گولی) یکمشت منگائے گا۔ اس سے رعایتی قیمت آٹھ روپیہ لی جائیگی۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دوائی ہوگی:

المشتہر

خاکسار: میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موجد "تریاق چشم"
گڑھی شاہ دولہ صاحب۔ گجرات (پنجاب)

قادیان میں مکان بنانیوالوں کو خوشخبری

مسجد اقصےٰ سے صرف نصف قدم کے فاصلہ پر ایک عالی شان دو منزلہ مکان جس کی مکانیت حسب ذیل ہے۔ فروخت ہوتا ہے۔ ڈیوڑھی ۱۳ فٹ لمبی ۴½ فٹ چوڑی مردانہ بیٹھک۔ ۲۰ فٹ لمبی ۱۰ فٹ چوڑی سونے کا کمرہ ۲۵ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا۔ جس میں دو بڑے بڑے دروازے اور چار کھڑکیاں ہیں۔ اسباب رکھنے کا کمرہ ½۱۱ فٹ لمبا اور ½۹ چوڑا۔ زنانہ بیٹھک ½۱۲ فٹ لمبی اور ۱۳ فٹ چوڑی جس میں تین ایک طرف اور دو آمنے سامنے پانچ دروازے۔ باورچی خانہ ½۱۸ فٹ لمبا اور ½۱۲ فٹ چوڑا۔ صحن ۳۸ فٹ لمبا اور ۱۸ فٹ چوڑا ہے۔ بالاخانہ ۲۰ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا۔ جس میں آمنے سامنے چھ کھڑکیاں اور دو دروازے ہیں۔ مکان کی چھتوں پر چوطرفہ ۶ فٹ اونچے پردے ہیں۔ کل مکان کے اندر باہر پختہ فرش ہے۔ مکان اس قدر ہوادار ہے۔ کہ گرمیوں میں بھی انسان اندر سو سکتا ہے۔ مسجد اقصےٰ سے اس قدر قریب ہے۔ کہ مکان میں بیٹھا ہوا درس سن سکتا ہے۔ دونوں طرف گلیاں ہیں اور ایک گلی جو اب بازار بن رہا ہے کی طرف چار دوکانیں بن سکتی ہیں بازار و ڈاکخانہ و دفاتر سے اس قدر قریب ہے۔ کہ آدھ منٹ سے بھی کم کا فاصلہ۔ عین شہر کے مرکز میں واقعہ ہے۔ ایسا اچھا مکان اور عمدہ موقع بامکان حسنہ سے ہی مل سکتا ہے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود آ کر یا اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعہ حسب ذیل پتہ پر کریں

مینیجر اخبار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں سکنی اراضی خریدنے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ محلہ دار الرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے۔ لہذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے۔ فقط والسلام:

خاکسار: مرزا بشیر احمد

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سارٹیفکٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت مشین سوراخ چھلنی ۱۲۰ پالش شدہ ۵ روپے
مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)